رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

شرح قیمت بجو ہر حال میں پیشگی لیجائیگی
(۱) عوام صہ
(۲) خواص سے عہ۱۰
(۳) ہندوستان سے باہر } ۶ ؍
(۴) غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے } ۱۲ ؍

ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

اخبار الحکم

قادیان

۷ - نومبر ۱۹۱۲ء

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۴۳ | قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے | جلد ۱۶

کیا آپکو معلوم نہیں

کہ مولوی ثناء اللہ منکر امرتسری کے مایۂ ناز چھوٹے سے رسالہ "الہامات مرزا" کا مکمل مفصل اور مدلل مسکت تحقیقی جواب باصواب نہایت شائستہ اور متین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسلم اہل قلم اخویم شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم سلمہ الرحمن نے لکھدیا ہے جس کو عاجز خادم الحق نے جس کے دل میں تمام احمدیوں سے بڑھکر بفضل خدا ثنائی مکائدکی پردہ دری اور اس کی یہودیت کو طشت از بام کرنیکا حقیقی جوش ہے محض الٰہی تائید پر بڑی تقطیع پر طبع کرکے عین عید الفطر کے دن شائع کردیا ہے اس جواب کا نام آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مجیب یعنی شیخ تراب صاحب کے مسودہ پر دست مبارک سے الفاظ ذیل ارقام فرما دیئے کہ "شیخ صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو روح القدس سے مؤید فرماوے یہ میری دلی دعا ہے" سو الحمد للہ اس دعا کے طفیل اور صدقہ سے شیخ صاحب سلمہ نے اس کتاب کو روح القدس کی تائید سے ہی لکھا ہے جس کا اندازہ صرف اہل علم مطالعہ کرنے سے بخوبی کرسکتے ہیں ہر ایک پیشگوئی پر سیر کن بحث کی ہے جس سے کتاب مجیم ہوگئی ہے ۔ اور ۲۳ جزو پر ختم ہوئی ہے بغرض اشاعت اس عاجز نے اس کی قیمت بے جلد کی عہ اور مجلد کی عمہ محصولڈاک رکھی ہے ۔ اگر آپ نے اس کا ابتک مطالعہ نہیں کیا تو فوراً طلب کرکے ملاحظہ فرمایئے ۔ پڑھ کر اگر آپ یہ نہ بول اٹھیں سہ جمادے چند دادم جان خریدم ۔ بحمد اللہ زہے ارزاں خریدم ۔ تو ہمارا ذمہ قیمت مع محصولڈاک مجلد عمہ بے جلد عہ

المعلن

عاجز قاسم علی ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی دہلی

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

احمدی مستورات کے لئے پہلا اور ماہوار رسالہ

احمدی خاتون

پہلے نمبر کے مضامین

(۱) کچھ اپنی نسبت

(۲) نورانی کرن یعنی امیرالمومنین نورالدین کی تربیت کی باتیں ان کی اپنی زبانی

(۳) پاک لوریاں

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ عورتوں کو

(۵) شجرہ حقوق اولاد

(۶) اسلام سے پہلے عورتوں کی دردانگیز حالت۔

(۷) نوزائدہ بچہ کی حفاظت

(۸) سلک مروارید

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے گھرانے میں دینداری کا مذاق پیدا ہو اور مستورات کی تربیت و اصلاح ہو تو احمدی خاتون منگوا کر پڑھیں۔ سالانہ قیمت عہ پیشگی لیجائیگی

درخواستیں بنام

منیجر "الحکم" قادیان

آنی چاہئیں

کیا آپ بیمار ہیں

جبکہ آپکی طبیعت درست نہو (اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی شکایت ہے) آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں مجھے ایک مرتبہ دست صاف ہوجاتا ہے؟ اگر یہ بات نہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) کھا لیجئے۔ دوسرے روز صبح آپ کو دست صاف ہوگا۔ اور پیشتر کی بہ نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کیوجہ سے آنتوں میں فضلہ زیادہ دیر رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایت یا ہیجان صفرا۔ صفراوی بخار یا تپ۔ بدہضمی یا سوء ہضم۔ پٹھوں کی کمزوری جسم کی نقاہت امراض قلب یعنی دل دھڑکنا۔ درد سر نفخ کھٹی ڈکاریں آنا اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی تو خون کثیف ہوجاتا ہے اور صحت ہمیشہ کیلئے خوب ہوجاتی ہے۔ ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) نباتات سے بنائی گئیں ہیں اور مذکورالصدر مرضوں کو شافی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے اجزا کو آنتوں سے نکالتی ہیں۔ جگر کو قوت عطا کرتی ہیں صفرا یعنی پت کو اچھی طرح بہاتی ہیں جسم کو پاک اور صاف کرتی ہیں اور مرد اور عورت اور بچہ کو جلد ہمیشہ کیلئے صحت بخشتی ہیں۔ بارہ آنے والی

قیمت ۱۲ /عہ اور ۱۲ والی شیشی میں ساٹھ گولیاں ہیں جو ۲۴ والی شیشی سے تگنی ہیں کل دوا فروش فروخت کرتے ہیں ڈون۔ پی او بکس نمبر ۲ بمبئی کے پاس سے۔ ڈون کی مرہم ڈونس اینٹ منٹ ایک مرہم ہے کسی قسم کی خارش کیوں نہو فوراً کم ہوجاتی ہے اور اکثر وقت تو ایکدم دب جاتا ہے۔ بواسیر باہر نکلی ہوئی یا خونی سرخ بادہ۔ داد اور جلد کی ہر طرح کی سوزش نہود اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالتیں شفا بخشنے کیلئے کافی پائی گئی ہے تمام دواؤں کا بیکٹ عمدہ ہے

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری آجکل وہ سماں دکھارہی ہے کہ الاماں لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی دھوکہ ہے۔

قواء تناسل کے متعلق اندنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ میں نے اس مرض کی لئے یہ معجون طیار کی ہے۔

جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قواء تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہے۔ اول نمونہ منگائے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائے۔ فی بکس عہ

طلاء طلسمی

پیرانہ سالی اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلا سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ وہ اسکو پائیں۔

سرمہ سلیمانی

آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ آٹھ آنہ

سنون دندان

دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا قیمت فی بکس ۴

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ پلب گڈھ

ہمارے لنڈنی بھائی

ممالک غیر میں تبلیغ کے لئے پہلا قدم کے عنوان سے ایک مرتبہ الحکم میں تحریک کی گئی تھی کہ بعض ہونہار اور قابل **نوجوانوں** کو بغرض تحصیل تعلیم لنڈن بھیجا جاوے جو وہاں رہکر **اشاعت اسلام** کے طریقوں سے آگاہی کرکے وقتاً فوقتاً تبلیغ کا کام کرتے رہیں۔ ہر ایک امر اپنے وقت پر ہوا کرتا ہے اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے لنڈن میں ہمارے تین بھائی موجود ہیں۔

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب اور چودھری ظفر اللہ خانصاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب۔ خواجہ صاحب کی شمولیت نے اس جماعت کو تقویت دی ہے وہ اپنے تجربہ اور قادر الکلامی کے ساتھ وہاں تبلیغ کے لئے راہ نکال سکتے ہیں۔ وہاں کس طرح پر تبلیغ کا سلسلہ جاری ہوگا یہ تو بعد میں واقعات سے ظاہر ہوگا۔ سر دست یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک موقعہ دیا ہے کہ **لنڈن میں انجمن احمدیہ** کی بنیاد رکھدی جاوے۔ جبکہ وہاں تین بھائی اکٹھے ہوگئے ہیں۔ اور یہ اُمید کرنا کسی صورت میں بے موقعہ نہ ہوگا کہ خواجہ صاحب اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دینگے۔ اب جبکہ حضرت **خلیفۃ المسیح** نے انھیں لکھ بھیجا ہے کہ وہ کالج میں داخل ہوجائیں تو ان کے **قیام** کا زمانہ قدرت نے لمبا کردیا ہے اس لئے وہاں مستقل طور پر ایک **انجمن احمدیہ** خدا کا نام لیکر قائم کیجاوے اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے خطوط میں ظاہر فرمایا ہے دعاؤں سے کام لیا جاوے۔

ہماری مختلف جماعتوں کو جو اندرون ہند خدا کے فضل سے پھیلی ہوئی ہیں مناسب ہے کہ اپنی دعاؤں میں **انجمن احمدیہ لنڈن** کو ضرور شامل کریں اس کے قیام

استقلال اور **ترقی** کے لئے ضرور دعا کریں مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو بار ور کریگا۔ قبولیت دعاؤں کے اسرار میں اس رمز کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جو دعائیں **ترقی اسلام** اور مدارج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی جاتی ہیں وہ یقیناً قبول ہوتی ہیں۔ پس لازماً ان دعاؤں کو اپنی روزمرہ کی دعاؤں میں شامل کرلو۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ انجمن احمدیہ لنڈن کے حالات وقتاً فوقتاً حاصل ہوتے رہینگے۔

سر دست میں ان خطوط کو درج کردیتا ہوں جو ابھی حضرت نے خواجہ صاحب اور ڈاکٹر صاحب کو لکھے ہیں۔

حضرت کا خط عباد اللہ کے نام

عزیز مکرم! ڈاکٹر عباد اللہ

حفظکم اللہ وسلم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میرا دل چاہتا ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ تمھارا بن جاوے۔ لنڈن دار الابتلا ہے۔ نماز کے پابند رہو اور جہانتک ممکن ہو شرفا سے مجلس رکھو۔ آزاد لوگ اچھے نہیں۔ آزاد سے مراد مادر پدر آزاد ہیں۔ استغفار بہت کرو۔ دعائیں مانگتے رہو کہ تم خادم دین بنے رہو۔ وہاں ایک لڑکا شکر اللہ کا بھائی ظفر اللہ خان ہے۔ چوہدری نصر اللہ خاں کا بیٹا وہ مخلص ہیں اسکو کبھی ملنا۔ خط لکھدینا آپ کو آکر ملیگا

والسلام **نور الدین** ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

حضرت کا خط خواجہ صاحب کو

مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

خواجہ سنو۔ بہت اُمنگوں پر **ولا یلھم الامل** کا مقدس فقرہ ہمیشہ یاد رکھو اور قرآن کریم میں صاف صاف ارشاد ہے **ما تدری ی**

نفس ماذا تکسب غدا۔

پھر استغفار۔ دعاؤں پر زور دیتے رہو۔ تمام مذاہب میں اصل اصول دعا ہے اور اس دعا کو آج ہنسی مخول میں ڈالا گیا ہے۔ میرا پیارا اس پر زور دیتا ہے **واللہ الموفق**۔ عمدہ دعا الحمد ہے اس میں **ایاک نعبد و ایاک نستعین** دونوں ترقی کے فقرہ موجود ہیں۔ سنا تھا لنڈن میں مسجد ہے اور وہ کنگ لین۔ مسجد کے لئے ڈاکٹر لیٹز نے چندہ کیا تھا۔

لنڈن بے ریب دار الامتحان ہے۔ مگر عربی فقرہ ہے **عند الامتحان یکرم الرجل او یھان** امتحان کے بعد آدمی معزز ہوجاتا ہے یا ذلیل ہوتا ہے کالج میں ضرور داخل ہوں۔ تاکید ہے۔

واللہ الملک انیما کنتم اوصیک بتقوی اللہ نقد فاز المتقون و ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

نور الدین ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

از دار الامان قادیان

ایک مخلص نوجوان کی وفات

نہایت افسوس اور دلی رنج سے لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص اور سرگرم قابل نوجوان چودھری غلام احمد صاحب بی۔ اے پوسٹماسٹر جالندھر چھاونی نے ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو بعارضہ جنون انتقال کیا **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ مرحوم سلسلہ کا ایک قابل قدر رکن تھا۔ اشاعت و تبلیغ کے لئے خدا تعالیٰ نے اسی ایک خاص جوش اور قوت عطا کی تھی۔ الحکم کے ساتھ انھیں ایک خاص انس اور محبت تھی۔ غرض مرنیوالے میں بہت سی خوبیاں تھیں مرحوم نے اپنی یادگار تین بیٹے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ جو نابالغ ہیں احمدی جماعتوں سے درخواست ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے آمین۔ چونکہ چودھری صاحب کو الحکم کے ساتھ خاص محبت تھی اس لئے میں کسی ایسے شخص کے نام جو اخبار کی قیمت ادا نہ کرسکتا ہو انکی یادگار میں مفت ایک پرچہ جاری کردونگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان بعثت

(نمبر ۳)

پہلے نمبروں میں نہایت وضاحت سے یہ بات بیان کر دی گئی تھی کہ اُمت محمدیہ میں سے جناب حضرت مسیح موعود نے اُمتی ہونے کی حقیقت کو ایسے بدرجہ اتم تک پورا کیا کہ اپنے مطاع نبیوں کے سردار جناب حضرت محمد مصطفےٰ کی اتباع میں فنا ہو کر بالآخر خدا کیطرف سے جری اللہ فی حلل انبیاء کا خطاب پایا۔ اور خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی مرضی سے مامور کیا اور ان پر بارش کی طرح یہ وحی الٰہی نازل کی کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ اور سچ مچ نبی اللہ اور رسول اللہ ہیں۔ لیکن آج ہم اس مسئلہ پر ایک اور پہلو سے بھی روشنی ڈالتے ہیں اور اس کے بعد انشاء اللہ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کی وہ تحریر بھی درج کرینگے جن سے ہمارے اس دعویٰ کی تائید ہوتی ہے۔

اگرچہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ کے بعد صرف حضرت مسیح موعود ہی وہ وجود باجود ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اور نیز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کر کے پکارا ہے اور گذشتہ تیرہ صدیوں میں دوسرا کوئی شخص بھی اُمت محمدیہ میں سے ایسا نہیں گذرا جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرح خدا تعالیٰ نے مامور من اللہ کر کے بارہا نبی اللہ اور رسول اللہ کے ناموں سے پکارا ہو لیکن اس سلسلہ مضامین سے ہماری یہ منشاء ہے کہ غیر احمدی لوگ عموماً اور احمدی خصوصاً حضرت مسیح موعود کے دعاوی سے گہری واقفیت حاصل کرلیں۔ اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کی جو شان خدا کے نزدیک ہے اس سے آگاہی حاصل کر کے ایک ہی حبل اللہ کو پنجہ مارنے والے ہو دیں۔

تمام فرقہ ہائے اہل اسلام اس بات کو مانتے ہیں کہ نسل انسانی اشرف المخلوقات ہے اور خدا تعالیٰ نے تمام حیوانات سے بنی آدم کو فضیلت بخشی ہوئی ہے۔ اور صرف انسان کو ہی یہ فضیلت ہے کہ وہ ظلوماً اور جہولاً کی صفات سے متصف ہو کر شریعت الٰہی کے بوجھ کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اور انسانوں میں سے خدا تعالیٰ اپنی مرضی سے بعض وجودوں کو اپنے احکام پہنچانے کے لئے چن لیا کرتا ہے اور ایسے تمام انسانوں کو جنہیں خدا تعالیٰ اپنے کلام پہنچانے کے لئے مخصوص کر لیتا ہے قرآن کریم کی اصطلاح میں رسول اللہ کر کے پکارا جاتا ہے اور ایسے انسان کی رسالت پر ایمان لانا موجب نجات ہوتا ہے۔ اور ایسے شخص کے انکار سے تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

ہم سب بات کو مانتے ہیں کہ بڑے سے بڑا عہدہ جو بشر کے لئے ممکن ہے وہ صرف عبدہ و رسولہ کا ہے۔ اور عہدہ رسالت سے اوپر اگر کوئی درجہ ہے تو وہ خدائی ہے جو صرف ایک ذات واحد لاشریک کو ہی سزاوار ہے۔ دوسرے کا اس میں ایک ذرہ حصہ نہیں۔ کسی بشر کی نیکی اور اعلیٰ صفات کی اگر بڑی سے بڑی تعریف کی جاوے تو وہ اس سے بڑھ کر نہیں ہوگی کہ وہ رسول اللہ ہے۔ بعض رسولوں کی شان میں بہت غلو کیا گیا ہے اور اطراء سے کام لیا گیا اور انہیں خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کے پکارا گیا مگر قرآن کریم نے ان رسولوں کی سچی عزت اور عظمت صرف ایک بات میں قرار دی کہ انہیں رسول اللہ کے نام سے پکارا جاوے۔ اس لئے نبیوں کے سردار جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اعلیٰ سے اعلیٰ جو لفظ اپنے لئے پسند کئے وہ عبدہ و رسولہ تھے۔ اور خدا کی توحید کیساتھ دوسرے انبیاء کی طرح اپنے آپ کو صرف رسول اللہ منوانا کافی سمجھا گیا اور اپنا حقیقی عہدہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا۔ اور انا بشر مثلکم۔ یوحی الی کو ہی اپنے دعوے کا اصل الاصول مقرر کیا اور بار بار بیان کیا کہ جسطرح تمام انبیاء نے توحید اور رسالت کو ہی اپنے دعوے کا اصل اصول قرار دیا اور اپنے بشر اور رسول ہونیکا اقرار کیا اسی طرح میں بھی توحید اور رسالت ہی منوانے کو آیا ہوں یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام اپنے تمام عقائد کا بیان اس کلمہ طیبہ میں بیان کر دیا کرتے ہیں یعنی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

غرض توحید اور رسالت ہی مسلمان کی نشانی ہے اور جو شخص صرف لا الٰہ الا اللہ کا قائل اور توحید کیساتھ رسالت کو ضرور نہیں سمجھتا یا اس توحید کا قائل نہیں جس کی تعلیم خدا کے رسول دیتے رہے اور جو شخص خدا کو ان صفات کا موصوف نہیں سمجھتا جن صفات کا موصوف خدا کو انبیاء علیہ السلام سمجھتے رہے اور اس توحید سے منحرف ہے جو رسول لے کر آئے اور اپنے دماغ میں ہی خدا کی وحدانیت کا کسی طرح سے قائل ہے مگر وہ وحدانیت ایسی ہے جو رسالت پر ایمان لانا ضروری نہیں سمجھتی تو ایسی توحید موجب نجات نہیں۔ اور قرآن کریم کی رو سے ایسا موحد جو رسالت کا منکر ہو شیطان۔ ضال اور حقیقی کافر اور جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

غرض توحید کیساتھ جس چیز پر ایمان لانا لازمی ہے اور جس چیز کے بغیر توحید محض نامکمل رہتی ہے وہ رسالت ہے۔ اور قرآن کریم نے جو

توحید اور رسالت کو ساتھ ساتھ رکھا ہے اور اطیعوا اللہ کے ساتھ اطیعوا الرسول کو ضروری قرار دیا ہے اور بالآخر و من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کہ کر تمام دار و مدار رسالت پر رکھ چھوڑا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ خدا کی ہستی کا حقیقی ثبوت صرف رسول کا وجود ہوتا ہے اور رسول اللہ سے الگ ہو کر توحید کا اقرار محض لفظ پرستی ہے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور یہ توحید اور رسالت کا مسئلہ ہی ہے جو ہزاروں دفعہ دنیا میں ظاہر ہوا اور جب کبھی مسئلہ زنگ آلودہ ہو گیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے کسی بندہ کے ذریعہ اس مسئلہ کا صیقل کر دیا۔ اور یہی مسئلہ توحید اور رسالت ہی ہے جو تمام انبیاء کی بعثت کی اصل غرض رہی ہے اور یہی وہ عقیدہ ہے جسکو حضرت سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا مانجا اور صاف کیا کہ اُمت محمدیہ نے اپنا اعتقاد ہی قرار دے لیا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور صرف لا الہ الا اللہ کو بغیر اتباع حضرت نبی کریم پکارنا ایک شیطانی فعل قرار دیا اور یہی وہ اعتقاد ہے جسپر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے اور یہی وہ اعتقاد ہے جسپر حضرت مسیح موعود نے وفات پائی اور یہی تمام احمدیوں کا مذہب ہے اور ہونا چاہیئے۔

اگرچہ آجکل ہر طرف سے یہ صدائیں سننے میں آتی ہیں کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنا قرآن مجید کے مطابق نہیں اور توحید کے ساتھ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی رسالت کا اقرار کرنا سر بسر شرک و بدعت ہے۔ اور قرآن کریم میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اکٹھا موجود نہیں۔ اور نہ ہی یہ قرآن کریم کا حکم ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھو۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ مضامین میں اس قسم کے بھی تمام اعتراضات کا جواب ہو جاوے وباللہ التوفیق

قبل ازیں میں مختصر طور پر اشارہ کر چکا ہوں کہ وہ خدا حقیقت میں خدا نہیں جو رسولوں سے توہمکلام نہیں ہوتا مگر رسولوں کے منکروں کی کھوپری میں وہ اپنا مسکن بنائے ہوئے ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے معترض جو شیطان کی توحید کے قائل ہوتے ہیں۔ شیطان کو موحد مانتے اور شیطان کی طرح موحد ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے متکبر ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو رسول اللہ کے ماتحت بنانے میں اپنی ہتک عزت خیال کرتے ہیں۔ اور سچی بات یہی ہوتی ہے کہ وہ خدا کی ہستی سے بالکل ناآشنا ہوتے ہیں اور خدا سچ مچ وہی ہوتا ہے جو رسولوں سے ہم کلام ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان کے لئے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نہایت ضروری ہے اور سچی مسلمانی صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار سے وابستہ ہے۔

اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت پر ایمان لانا یا دوسرے لفظوں میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسا شخص جو کلمہ طیبہ کا قائل ہے وہ پہلے تمام انبیاء کی رسالتوں کا بھی ضرور قائل ہو گا کیونکہ نبیوں کے سردار جناب حضرت محمد مصطفےٰ نے تمام دنیا کے آگے یہ تعلیم پیش کر دی کہ

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون۔ کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ۔

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلعم اور دیگر ہر ایک مدعی رسالت بھی اپنی رسالت پر ایمان لاتا ہے اور تمام مومنین کا یہی عقیدہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کی تمام رسالتوں۔ کتابوں اور رسولوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی رسالت کے عہدہ سے کم یا زیادہ نہیں سمجھتے۔ نہ ہی تو کسی رسول کی رسالت کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی کسی رسول اللہ کو خدائی کا مرتبہ دیتے ہیں بلکہ تمام رسولوں کو اُمت واحدہ مانتے ہیں اور کسی ایک رسول اللہ کا بھی انکار نہیں کرتے۔ ہاں رسولوں کے مدارج کو مانتے ہیں اور خدا کے کلام میں جس جس رسول کی جو جو خصوصیات ہوں ان پر ایمان رکھتے ہیں اور مصلحین کے دعاوی اور اصلاح کو مدنظر رکھ کر بلحاظ مدارج کے ان میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک کو رسول اللہ مانتے ہیں اور رسولوں کی جماعت میں ان سب کو شامل سمجھتے ہیں اور کسی ایک رسول اللہ کو بھی اس جماعت سے علیحدہ نہیں سمجھتے اور تمام رسولوں پر ایمان لانا باعث نجات خیال کرتے ہیں اور یہی وہ عقیدہ ہے جسپر حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نے وفات پائی اور یہی وہ تعلیم ہے جو خدا کی طرف سے اُنھوں نے لوگوں کو سکھلائی غرض تمام رسولوں کی رسالت پر ایمان لانا جیسے کہ پہلے نمبر میں بھی لکھا جا چکا ہے یہی حقیقی اسلام ہے اور جو شخص حضرت محمدؐ مصطفےٰ کی رسالت کا انکار کرتا ہے اور پہلے تمام انبیاء کی رسالتوں کا قائل ہے قرآن کریم کی رُو سے وہ حقیقی کافر ہے اس کے اعمال حبط ہو چکے ہیں اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے ہاں جو حضرت محمدؐ مصطفےٰ کی رسالت کا قائل ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ تمام انبیاء کی رسالتوں کا قائل ہے ، وجہ یہ ہے کہ خود حضرت محمدؐ مصطفےٰ تمام انبیاء پر ایمان رکھتے تھے اسی طرح حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء پر ایمان لانا اس کے یہی معنی ہیں کہ گذشتہ تمام انبیاء پر ایمان لایا گیا ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ کو تمام انبیا کا سردار مان لیا گیا ہے لیکن جو شخص پہلے تمام انبیاء کی رسالتوں

کا قائل ہے اور حضرت مسیح موعود کی رسالت کا انکار کرتا ہے اور سیقول اِلعدا ولست مرسلا کے ماتحت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کا دشمن قرار دیتا ہے وہ قرآن کریم کے رو سے اپنے اوپر نجات کا دروازہ بند کرتا ہے۔ اور جیسے کہ پچھلے مضمون میں بتایا گیا تھا حضرت مسیح موعود کا منکر حقیقت میں لانفرق بین احد من رسلہ کی تعلیم کو پس پشت ڈالتا ہے اور مومنوں کی روش سے انکار کرکے منکروں کی چال اختیار کرتا ہے اور سوچنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ تمام رسول حقیقت میں ایک ہی جماعت کا حکم رکھتے ہیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ یعنی تمام رسولوں کی اُمت ایک امت واحدہ ہے۔ تمام رسولوں کی رسالت ایک ہی منہاج محک اور معیار پر پرکھی جاسکتی ہے اور کوئی ایک رسول بھی الگ طور پر مدعی نہیں ہوتا اور ماکنت بدعا من الرسل ہی ان کا مقولہ ہوتا ہے اور وہ انبیا کے سلسلہ سے جدا ہوکر مدعی نہیں بنتے بلکہ وہ سب کے سب اُمت واحدہ کے ماتحت ایک ہی جماعت ہوتے ہیں اس لئے تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہوتا ہے اور کسی ایک کے انکار سے تمام رسالتوں کا انکار سمجھا جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

ہمارا سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے

سالانہ جلسہ میں اب تھوڑا وقت باقی رہگیا ہے اور اس وقت سے ہی اس کے لئے تحریک کرنا مفید اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ الحکم کے سوا ہمارے دوسرے معاصرین ان وقتی اور ضروری تحریکوں میں کم حصہ لیتے ہیں۔ بحالیکہ انھیں جلسہ سے پہلے قوم میں جلسے کے لئے زبردست تحریک اور جوش کے لئے قلم اُٹھانا چاہیئے۔ اُمید ہے وہ اس فروگذاشت کے متعلق اپنے فرض کا احساس کرینگے۔

انسانی فطرت کچھ ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ وہ اپنے اندر قوتیں اور جذبات رکھتی ہوئی بھی کسی بیدار کرنے والے کی محتاج ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبیوں کو مبعوث کرتا ہے۔ تا وہ ان کی سوئی ہوئی قوتوں کو بیدار کریں۔

اسیطرح اگرچہ قوم میں ایک قدرتی احساس قومی کاموں اور ضرورتوں کا ہو لیکن جب تک بار بار انھیں آگاہ نہ کیا جاوے اُس وقت تک مستی اور غفلت انپر طاری رہتی ہے۔

سالانہ اجلاس کی غرض و غایت بھی زیادہ تر یہی ہوتی ہے کہ تا باہمی تعارف تبادلہ خیالات مشترکہ دعاؤں اور تاثیر صحبت کی وجہ سے غفلت اور کمزوری دور ہوکر ہم اپنے قومی فرض کو شناخت کریں اور اپنے ذاتی اور شخصی اصلاح کے ساتھ قومی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں غرض سالانہ جلسہ اور سالانہ اجتماع ہمارے لئے ایک معمولی جلسہ اور تفریح کا سیلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ وہ ہماری شخصی اور قومی زندگی کی کتاب کا ایک سالانہ محاسبہ کا ورق ہوتا ہے ہمیں دوسرے بھائیوں سے ملکر ان کے اخلاق عادات کے آئینہ میں اپنی عادتوں اور خصلتوں کی اصلاح اور توزین کا موقعہ ملتا ہے اور پھر بحیثیت مجموعی قومی کاموں اور سلسلہ کی سالانہ کارگذاریوں پر غور کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس ضرورت کے احساس پر مالی قربانی کی تحریک ہمارے اندر شروع ہوجاتی ہے۔ چونکہ یہ ایک قومی اور ذاتی بھلائی کا کام ہے۔ اس لئے اسکو مفید۔ موثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے جہانتک ہماری ذات کا سوال ہے ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ پس سب سے پہلا کام ہر احمدی کا یہ ہونا چاہیئے کہ وہ سالانہ جلسہ پر آنے کے لئے ابھی سے طیاری کرے طیاری کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اسے نہایت قیمتی کپڑوں کے سوٹ سلوانے چاہئیں۔ یا نمائش کے سامان اور اسباب پر روپیہ خرچ کرنا چاہیئے بلکہ طیاری سے یہ مطلب ہے کہ جہانتک ممکن ہے اپنی معمولی ضروریات کو بھی کم کرکے جو کم ہو سکتی ہیں قومی ضرورتوں کے لئے اپنے اندر مالی قربانی کا جذبہ اور یہاں آنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے دعاؤں سے کام لیا جاوے کیونکہ ہر قسم کی پاک توفیق صحت فرصت اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے ملتی ہے۔

اس مرتبہ ہمارے سلسلہ کے نہایت ہی پیارے اور مایہ ناز اولوالعزم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سفر حج اور سیاحت بلاد اسلامیہ کے باعث جلسہ میں شامل نہ ہو سکینگے۔ اسی طرح ہمارے طلیق اللسان خواجہ صاحب بوجہ سفر لندن یہاں موجود نہ ہونگے۔ اور اب جبکہ انھیں حضرت امیر المومنین نے کالج میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے تو اس سالانہ جلسہ کے موقع پر خواجہ صاحب کی واپسی کی کم اُمید ہے۔ اس لئے ہمارے احباب اُن بھائیوں مسافرین لندن و مصر کے لئے درد دل سے ان کی کامیابی کے ساتھ واپسی کی دعائیں کرتے رہیں*

ہم جانتے ہیں کہ سالانہ اجتماع کے لئے کوئی شخصیت اگر جاذب ہوسکتی ہے تو وہ حضرت امام کی شخصیت ہے اور خدا کے فضل سے اس وقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں اس کی صحت گذشتہ سال کے انھیں ایام سے زیادہ اچھی اور قابل شکر گذاری ہے۔ اور ہم خدا کے فضل سے یقین کرتے ہیں کہ اس مرتبہ آپ کے ملفوظات اور نصائح کے لئے پہلے سے زیادہ وقت اور موقع

*اس مضمون کی سیاہی ابھی خشک نہوئی تھی کہ معلوم ہوا حضرت خلیفۃ المسیح نے صاحبزادہ صاحب کو واپسی کے لئے لکھدیا ہے اس لئے اُمید ہے کہ وہ جلسہ پر آجائیں۔ (ایڈیٹر)

مل سکیگا (و باللہ التوفیق)

اور حقیقت میں آپ کی صحبت سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقعہ سالانہ جلسہ پر ملنا چاہئے میں صدر انجمن کو اس امر کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کرونگا کہ امسال جلسوں کا وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی طرح بعد نماز ظہر رکھا جاوے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع ہو کر پڑھے جانے کے بعد شام تک اجلاس ہوتا رہے بہت لیکچروں کی ضرورت نہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں اور انجمن کی سالانہ رپورٹ کفایت کر سکتی ہیں کیونکہ

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور زیادہ وقت مل سکیگا۔ بہر حال یہ امر حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور اذن پر موقوف ہے۔

سالانہ جلسہ میں احمدیہ کانفرنس ایک کام کی چیز ہے اور اس کو نہایت مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے احمدیہ کانفرنس کا انتہائی کام نہیں رہ جانا چاہئے کہ وہ بجٹ پاس کردے یا چندوں کے متعلق کوئی ریزولیوشن تجویز کردے بلکہ احمدیہ کانفرنس میں بعض اہم اور ضروری امور پیش کرنے مناسب ہیں جو قوم کی اصلاح کے لئے مفید ہوں۔

بجٹ کا احمدیہ کانفرنس میں پیش کرنا تحصیل حاصل ہے کیونکہ جبکہ بجٹ پاس کرنے سے پہلے احمدی انجمنوں کے پاس بھیجا جاتا ہے اور وہ اپنے جلسوں میں کسیقدر غور کر کے اسے پاس کر چکی ہوتی ہیں تو دوبارہ اس پاس کردہ کو ان کے سامنے رکھنے سے کیا فائدہ؟ میری رائے میں اس عمل کو آئندہ تحصیل حاصل سمجھ کر اس وقت کو کسی مفید کام میں لگانا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ قوم میں علمی اور اقتصادی اصلاح کا کام اس کانفرنس کے ذریعہ شروع کیا جاوے۔ اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہوگی کہ کانفرنس کو صدر انجمن کے ماتحت ایک جداگانہ شئے قرار دیا جاوے۔ جیسے علیگڑھ کالج میں ٹرسٹیوں کا بورڈ ایک الگ چیز ہے اور اس کے ماتحت ایجوکیشنل کانفرنس ایک الگ صیغہ ہے۔

احمدی کانفرنس ایک بابرکت چیز ہو سکتی ہے بشرطیکہ اسکو صراط مستقیم پر چلایا جاوے۔ احمدی کانفرنس میں بجٹ وغیرہ کے جھگڑوں کی بجائے ان امور پر غور اور تبادلہ خیالات ہونا چاہئے جو قومی زندگی کا ایک خاص جزو ہیں مثلاً

۱۔ احمدیہ کانفرنس میں یہ معاملہ پیش ہو کہ ہمیں اشاعت سلسلہ کے لئے مختلف شہروں میں ریڈنگ روم کھولنے چاہئیں

۲۔ ضلعوار [?] واعظ مقرر کرنے چاہئیں

۳۔ اس امر کی خصوصیت سے پابندی کی جاوے کہ احمدی غیر احمدیوں میں لڑکیاں نہ دیں۔

۴۔ ہر جماعت اپنی اپنی جگہ اگر مسجد نہیں رکھتی تو مسجدیں بناوے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ پختہ اور عالیشان مسجدیں ہوں بلکہ خواہ وہ مٹی کے چبوترے ہی کیوں نہوں مگر مسجدیں ضرور ہوں۔

۵۔ ہر جماعت ایک شخص اپنی طرف سے منتخب کر کے قادیان بھیجے جو یہاں ایک سال تک کم از کم رہ کر ضروری مسائل اور ترجمہ قرآن مجید وغیرہ پڑھ کر وہاں واپس جاکر امامت اور ترجمہ پڑھانے کا کام کرے اور وہی اس جماعت کا واعظ ہو۔

۶۔ احمدی زمینداروں میں تحریک ہو کہ وہ بندوبست میں واجب العرض کے موقعہ پر رواج کی پابندی کو چھوڑ کر شریعت کی پابندی کا اقرار درج کرادیں اور جہاں پابندی رواج کے اندراج ہو چکے ہیں وہاں درخواستیں دیکر ترمیم کرائیں۔

۷۔ شادی اور غمی کے فضول اخراجات قوم میں بند کر دیئے جاویں اگر کہیں ہوں۔

۸۔ سودی روپیہ کے لین دین سے قوم کے افراد کو منع کیا جاوے اور اس مقصد کے لئے ایک مشترکہ سرمایہ سے ایک بنک کے اجراء کی تجویز کیجاوے۔

۹۔ لاوارث بچوں اور بیوگان کی حفاظت کے لئے پراویڈنٹ فنڈ کھولنے کی تحریک کیجاوے

۱۰۔ قوم میں مفید احمدی لٹریچر پھیلانے کے وسائل پر غور کیا جاوے۔

۱۱۔ اپنے جائز حقوق کے وسائل پر غور کیا جاوے

۱۲۔ یونیورسٹی کے فیلوز اور کونسلوں کے ممبروں میں ہمارا حصہ ہو۔

۱۳۔ سلسلہ عالیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ اور لائف لکھنے کا کام شروع کیا جاوے۔

۱۴۔ مختلف مقامات پر ابتدائی احمدی مدارس جاری کئے جاویں

۱۵۔ ہمارے مقدمات عدالتوں میں نہ جاویں بلکہ قومی پنچایت انہیں طے کرے۔

غرض یہ باتیں میں نے نمونہ از خروارے لکھی ہیں اسی سلسلہ میں بہت سی باتیں ہیں جو میں لکھ سکتا ہوں اور ان میں سے بھی ہر ایک پر بڑے بڑے آرٹیکل لکھے جاسکتے ہیں۔ اور انشاء اللہ کوشش کرونگا کہ ان میں سے بعض پر کچھ لکھوں غرض احمدی کانفرنس کو ایک مفید آرگنزیشن بنانا چاہئے۔ صدر انجمن اگر اس سوال پر غور کرے تو میں امید نہیں کرتا کہ اس کی تائید کے لئے طیار نہو اور قوم کے

اہل الرائے لوگ بھی اسپر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔

یہ آرگنزیشن صدر انجمن کے ماتحت ہوگا ہاں اس کے لئے عہدہ دار الگ ہونگے یا صرف ایک سکرٹری الگ ہو سکتا ہے۔ جو سال بھر ان تجویزوں کے متعلق عملی تحریکیں کرتا رہے جو سالانہ جلسوں پر ہوا کریں۔ میں نے یہ باتیں نہایت خیرخواہی اور قومی بھلائی کے نکتہ خیال سے پیش کی ہیں اگر احمدیہ کانفرنس کو کوئی مفید چیز جانا ہے تو اس طرح یا اس میں ترمیم کرکے اسکو مفید بنایا جاوے ورنہ اس کا اتنا ہی کام رکھدینا جو اب وہ کرتی ہے محض تحصیل حاصل ہے۔ بالآخر احمدی جماعت کو اپنے سالانہ جلسہ کے لئے ابھی سے طیاری کرنی چاہئے اور اس موقع سے فائدہ اُٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ سے توفیق کی دعا کرنی چاہئے۔ میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کلمات میں جو نیک نیتی کے ساتھ قومی بھلائی کے جذبہ سے متحرک ہو کر لکھے گئے ہیں قوت تاثیر پیدا کردے۔ آمین

ٹرکی خطرہ میں ہے یا اسلام

ٹرکی آجکل جنگ احزاب کیوجہ سے جن مشکلات میں مبتلا ہے کچھ شک نہیں وہ ایک سلیم الفطرت انسان کے دل پر چوٹ لگائے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ جوں جوں جنگ کی خبریں متوحش اور حوصلہ شکن آرہی ہیں اسی قدر مسلمانوں میں گھبراہٹ اور تشویش ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی ٹرکی کی امداد کے لئے ان میں جدوجہد کا سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ ایسی حالت میں کہ مسلمانان عالم کی توجہ ٹرکی کے ساتھ گہری ہمدردی لئے ہوئے ہے اور ہندوستان میں بھی یہ جوش روزافزوں ترقی کر رہا ہے اس کے خلاف کسی قسم کی آواز اُٹھانا اپنے آپ کو ہدف ملامت بنانا ہے لیکن حق کے اظہار کے لئے جو انسان ملامت کی پروا کرتا ہے تو یقیناً اس سے بڑھ کر بزدل اور ڈرپوک کوئی نہیں ہو سکتا۔ میں نے گذشتہ نمبروں میں اس امر کا کھلے دل سے اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں کو عساکر عثمانیہ کے شہدا کے پسماندگان کی اعانت و امداد کے لئے روپیہ اور دعاؤں سے کام لینا چاہئے۔

یہانتک تو صرف امداد کا سوال ہے اور اس کے لئے ہر مسلمان ان محرکین کے ساتھ ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ مسلمان اس جوش میں بعض اوقات شعائر اللہ کو چھوڑنے کی تحریک کر بیٹھتے ہیں*

یہ جنگ اس میں شبہ نہیں ایک اسلامی جنگ ہے۔ اور مذہب کے سوال کو اس سے تعلق نہ بھی ہو تو بھی مسلمانوں کی حکومت پر اثر پڑتا ہے۔

اس وقت اس جنگ کے اسباب پر بحث کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو اس جنگ کے لئے اپنے بھائیوں کی مدد کرنے کے لئے ہر جائز کوشش سے کام لینا چاہئے مگر کوئی ایسی حرکت کرنا جو اسلامی شعائر کے خلاف ہو ایک خطرناک غلطی ہے۔

ابھی اخبارات میں تحریک ہو رہی ہے کہ قربانی کی بجائے اس کا روپیہ مجروحین کی امداد میں بھیجدیا جاوے۔

قربانی ایک اسلامی شعار ہے اور حضرت ابوالملۃ ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر اب تک اسی طرز پر چلا آیا ہے۔ ابتدائے اسلام میں اسلام پر ایسا نازک زمانہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مٹھی جو کو دوسرے وقت کے احد پہاڑ کے برابر سونے سے بڑھ کر قیمتی بتاتے تھے مگر کبھی اور کسی حال میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا کہ قربانی کے طریق کو بدل کر اسلام کی دوسری ضرورتوں میں اس کے روپیہ کو صرف کردیا جاوے۔

شریعت میں کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ کسی انسان کا کام نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو یہ حق پیدا نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں میں اس قسم کی تحریک کرنا ان کے مذہبی جذبات کو کچل دینا ہے اور ان لوگوں کو جو پہلے ہی سنن اسلامیہ کو ترک کئے بیٹھے ہیں ایک اور شہ دینا ہے۔ قربانی کے اغراض اور مقاصد کچھ اور ہیں اور وہ اسی پہلو میں پورے ہو سکتے ہیں۔ پس اگر اس قسم کی تحریکیں عام کی گئیں اور بعض ناواقف لوگوں نے محض جوش سے اس پر عملدرآمد کیا تو یہی نہیں کہ ٹرکی کو کیا فائدہ پہنچیگا۔

اسلام خود ایک خطرہ میں ہوگا فقط

اگرچہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کا خود حامی و ناصر ہے اور اس کو دنیا کی کوئی سلطنت اور قوت ہرگز گزند نہیں پہنچا سکتی۔

اسی سلسلہ میں ایک اور بے ادبی ہو رہی ہے ہمارے ساحرین اور لیکچرار جب مسلمانوں کو ٹرکی کی امداد کی تحریک کرتے ہیں اور اس جنگ کے خطرناک نتائج کو پیش کرتے ہیں تو ترکوں کے حقوق کے اظہار میں کہدیتے ہیں کہ وہ حرمین کے محافظ ہیں اس سے بڑھ کر غلطی اور بے ادبی کیا ہوگی حرمین کا محافظ اور نگہبان خود اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بیت الحرام آیۃ من آیات اللہ ہے۔ اس کی حفاظت کا اگر مسلمان دعویٰ کریں تو یہ بیہودگی ہے۔ حرمین ترکوں کے محافظ تو ہو سکتے ہیں۔ ہاں مسلمان اگر اس آواز پر کان رکھیں اور عملی طور پر لبیک کہیں جو رب ہذا البیت کی طرف سے آئی تو اس میں کچھ شک نہیں وہ بیت الحرام کی تکریم کے عملی اظہار کا موجب ہونگے۔ پس اس جوش میں حد اعتدال سے نہیں گذرنا چاہئے۔ اور کوئی ایسی حرکت کرنی کی کوشش

نہیں ہونی چاہئے جس سے اسلام کی ہتک ہو
یہ یقیناً یاد رکھو کہ **اسلام اسوقت خطرہ میں نہیں ہے**۔ دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی مذہب
اسلام کو نہیں جیت سکتا اسلام کی فطرۃ میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ دنیا میں مظفر و منصور
ہو۔ کوئی شخص اسلام کو اپنے عملی رنگ میں لیکر
جاوے وہ یقیناً کامیاب ہوگا۔ مسلمانوں کو یہ روز
بد مسلمان نہ کر دیکھنا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ زمانہ
اسلام کے غالب کرنے کے لئے مقدر کر رکھا
ہے۔ یہ وقت **اظہار الدین** کا ہے۔ ہاں اگر
مسلمان مسلمان کہلا کر مسلمان نہ بنینگے تو خدا تعالیٰ
اس نسل کا خاتمہ کر دیگا۔ اور ایک اور قوم کو لائیگا
جو اس کے **اظہار** کا موجب ہوگی۔ مگر افسوس ہوگا
ہم پر اگر ہم وہ قوم نہ بنے جو غلبہ اسلام ظاہر کرنیوالی ہو
اس لئے میں ادب کے ساتھ اپنے مسلمان **معاصرین**
کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ **حد اعتدال**
سے آگے نہ گذریں اور جوش دلانے کے لئے ایسی
صورتیں اختیار نہ کریں جو کسی پہلو سے **شعار اسلامی**
کی ہتک کرنے والی ہوں ایک اور امر کی طرف توجہ
دلانا بھی میرا فرض ہے اور وہ یہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں
کہ شروع جنگ سے ہی ہمارے معاصرین نے
نہایت متکبرانہ انداز اور لہجہ میں **اخراب** کا ذکر
کرنا شروع کیا۔ کسی کو لومڑی **بنایا** اور کسی کو گیدڑ
کسیکو مینڈک کی یہ عزہ یہ امر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔
ایسے موقعوں پر نہایت انکساری اور تضرع اور
رجوع الی اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کثرت پر
بھروسہ عجب ہمیشہ ندامت کا موجب ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ بعض اوقات ایک قلیل جماعت کو قابو اور
قدرت عطا کر دیتا ہے۔ تم یقیناً یاد رکھو لاکھ
کی تعداد کچھ نہیں بنا سکتی جب تک کہ فضل الٰہی
شامل حال نہ ہو۔ اور جب فضل ربانی مؤید ہو تو قلیل
جماعتوں نے دشمن کو پراگندہ کر دیا ہے۔ بس اس
طریق کو چھوڑ دو یہ خدا کو ناپسند ہے۔

بالآخر والنٹیر بھیجنے اور قرضہ دینے کی تجویزیں بڑے
جوش کے ساتھ اخبارات میں گشت کر رہی ہیں
اول الذکر تجویز کے لئے گورنمنٹ سے اجازت لینا ضروری
ہے اور میں نہیں سمجھتا کیوں اس کے متعلق یہ فرد گذاشت
ہوئی ہے علاوہ بریں یہاں کے والنٹیر ترکوں کو یقیناً کچھ
فائدہ نہ پہنچا سکینگے بلکہ ان کے لئے اندیشہ ہے کہ
موجب زحمت ہوں۔ اس لئے جو لوگ اس موقعہ
پر اپنے نفوس کو پیش کر چکے ہیں وہ بہتر ہے کہ
وہ اس قدر روپیہ دیدیں جو وہ سفر کی صورت میں
خرچ کرنا چاہتے ہیں اور یہاں ہی رہکر دعاؤں
سے اپنے بھائیوں کی مدد کریں۔
رہی قرضہ کی تحریک روپیہ کی امداد کے پہلو سے خوش
کن ضرور ہے مگر اس میں کامیابی قریباً ناممکن ہے
ہندوستان کے مسلمانوں کی مالی حالت عیاں ہے
ایسی حالت میں میں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ اس
رنگ میں کیا کر سکینگے۔ بہر حال اس کا جواب واقعات
دیدینگے۔
قرضہ کی تحریک کو جاری رکھنے میں اسیوقت فائدہ
ہے جب اس میں کامیابی کی توقع ہو ورنہ مناسب
یہی ہے کہ اعانتی رقوم پر زور دیا جاوے۔ جس کے
لئے اسوقت کامیابی کی ہر قسم کی امیدیں ہیں
ان تمام باتوں کے ساتھ اس بات کو کبھی دل
سے محو نہیں کرنا چاہئے کہ یہ کام محض **اخلاص**
اور **صواب** سے ہو۔ امید ہے جن امور پر میں نے
روشنی ڈالی ہے ان پر غور کرنے کی کوشش کی
جائیگی۔ وباللہ التوفیق

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لخیر و عافیۃ
ہیں اور آپ کی توجہ جیسا کہ **پچھلے** اخبار میں شائع
کیا گیا تھا آجکل **جماعت** کی **اندرونی اصلاح**
کی طرف بہت ہے اور طبیعت میں باوجود رحم و کرم

کی فطری سرگرمیوں کی کبھی جلالی شان **فاروقیت**
جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ مگر پھر سبقت رحمتی علی غضبی
کے **اخلاق** سے بہرہ اندوز وجود ستاری اور
غریب نوازی سے کام لے رہا ہے۔ آپ کی توجہ اور
نصائح کا مرکزی نقطہ آجکل یہی ہے کہ **نیک بنو
اور ایک ہو جاؤ**
۲- اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں آپ نے اپنے ہاتھ
سے چار خط لکھے ہیں **صاحبزادہ صاحب** قبلہ
کو **حج** سے فراغت کے بعد واپسی کا مشورہ دیا ہے
اس لئے کہ سمندری سفر نے آپ کی **صحت** پر اچھا
نہیں کیا۔ احباب خصوصیت سے اپنے مخدوم کے
لئے دعا کریں۔ حضرات انصار اللہ توجہ فرماویں
۳- برادران لندن میں سے دو بھائیوں کے خط میں ایک
عجیب فقرہ لکھا ہے کہ "لندن ایسا شہر نہیں کہ وہاں
کا مذہب اسلام کے مذہب کا مقابلہ کرے۔ ہاں ہاں
شراب اور نوجوان عورتیں زبردست جوانوں پر خطرناک
حملہ کر سکتی ہیں **ولا عصمۃ الا من عصمہ
اللہ** اور جس طرح مذہب اور قوی پر حملہ کرتی ہیں
اسیطرح مال پر بھی ان کا حملہ ہوتا ہے" اس فقرہ
میں جس خوبی اور لٹریری کمال کے ساتھ آپ نے نصیحت
فرمائی ہے لا ریب سخن گفتن ودر ور سفتن کا مصداق ہے
خواجہ صاحب نے ایک طویل اور مفید خط لکھا ہے
جس سے وہاں کی جدت پسندیوں کے اثرات سے متاثر
ہونے کے عجیب اصول بتائے ہیں غالباً برادرم
صادق اس خط کو چھاپدینگے۔
۳- بنگال شرقی کے مقام برہمن بڑیا سے مولوی
عبد اللہ صاحب ایک مشہور فاضل تحقیقات کامل کے
بعد اس سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے ہیں ان کے
حالات مفصل انشاء اللہ لکھے جاوینگے۔
۴- برادرم صادق ایڈیٹر بدر اور شیخ رحیم بخش صاحب
نومسلم ملک سندھ میں ایک خاص تقریب پر تشریف
لے گئے ہیں وہاں کسی ہی **مذہب** کے ایک حملہ کا مقابلہ مقصود
ہے ان کے لئے نصرت اور تائید الٰہی کی دعا ہے۔

۵- عزیز محمود احمد خلف ایڈیٹر الحکم نے ایک مفید مضمون احب الاشیا لسان المجیب کے عنوان سے ناظرین الحکم میں عربی زبان سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے لکھا ہے جس کا ایک حصہ اگلی اشاعت میں انشاء اللہ درج ہو سکے احباب اپنے اس خادم کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔ ۶- میرے مکرم بھائی بابو منظور الٰہی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مجموعہ نہایت محنت سے طیار کیا ہے۔ وہ اسے آجکل قادیان میں بیٹھ کر لکھوا رہے ہیں۔ امید ہے جلد چھپ جاوے اس سے ایک بڑی ضرورت انشاء اللہ پوری ہو جاویگی احباب ان کی اعانت کریں۔

لڑکیوں کو حصّہ نہ دینے کے متعلق ایک سوال کا جواب

الہلال کلکتہ کے ایڈیٹر کی خدمتمیں مندرجہ بالا امر کے متعلق ایک سوال کیا گیا ہے اس کا جو جواب ایڈیٹر صاحب الہلال نے دیا ہے میں اسے عام فائدہ کے لئے یہاں درج کرتا ہوں اور اس پر اتنا اور اضافہ کرتا ہوں کہ خدا کے فضل اور شکر کی بات ہے کہ **احمدی قوم میں یہ احیاء شریعت** جاری ہے۔ خود ہمارے سید و مولیٰ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپؑ کی جدی جائداد کی تقسیم شرعی رنگ میں ہوئی ہے اور آپ کی صاحبزادیوں کو شرعی حصّہ بڑی خوشی سے دیا گیا ہے اور اس کی طرف عام طور پر جماعت میں توجہ اور تحریک ہے۔ مسلمان اگر ہندو لسبت میں یہ لکھوانا چھوڑ دیں کہ ہم **رواج** پر عمل کرینگے اور شریعت پر نہیں کرینگے تو اس خرابی کا انسداد انشاء اللہ آسانی سے ہو جائیگا۔ بہرحال وہ استفتا اور اس کا جواب حسب ذیل ہے:۔
ایڈیٹر

پنجاب کے نومسلم جو لڑکیوں کو ترکہ نہیں دیتے
(شیخ بدر الدین صاحب انگریز لوال)

اس ملک میں بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے تمام احکام شرع قبول کرتے ہیں مگر قدیمی ہندوانہ رسم و رواج کے اثر سے اسے منظور نہیں کرتے کہ لڑکیوں کو ترکہ دیں۔ شرعاً اس کی نسبت کیا حکم ہے؟ اور ہملوگوں کو ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟

(الہلال) پنجاب کی خصوصیت نہیں۔ بمبئی میں بھی جسقدر کچھی۔ میمن۔ اور اسمعیلی خوجے ہیں ان میں اب تک ہندو شریعت کا یہ اثر باقی ہے اور وہ لڑکیوں کو شادی کے وقت بطور جہیز کچھ دیتے ہیں، باقی ترکے میں ان کا کوئی حصّہ نہیں۔ فی الحقیقت یہ ایک کھلا ہوا کفر اور صریح انکار شریعۃ اسلامیہ ہے۔ شریعت عبارت ہے اُن تمام احکام کلی و جزئی اور اصولی و فروعی سے جو قرآن مجید میں بیان کئے گئے اور جنکو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعوائے وحی پیش کیا۔ پس احکام قرآنی کے کسی ایک جزو کا انکار بھی اس کے کل کا انکار ہے۔ اور ہرگز اُس شخص کو اپنے تئیں مسلمان کہنے کا حق حاصل نہیں۔ جو احکام قرآنی میں سے کسی جزئی یا فروعی حکم کا بھی منکر ہو۔ پس لڑکیوں کا ترکہ بہ نص صریح قرآنی ثابت ہے۔ **(للذکر مثل حظ الانثیین)** اور جو شخص یا قوم اس سے منکر ہے اُس کا وہی حکم ہے جو حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں منکرین زکوٰۃ کا تھا۔ ان کی مثال اُن منافقین کی سی ہے جو کہتے تھے کہ:۔ **نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا** (شریعت کے احکام میں سے چند باتوں کو مان لینگے۔ اور چند باتوں سے انکار کر دینگے۔ اے پیغمبر یہ چاہتے ہیں کہ اسطرح اسلام و کفر کے درمیان کوئی تیسری راہ اختیار کریں)

آپ کے ملک کے مسلمانوں کا اور علی الخصوص علماء کا فرض ہے کہ جسقدر سعی ان کی اصلاح اور اس حکم شریعت کے احیاء میں ہو سکے اس سے دریغ نہ کریں۔ ابتداء میں وسائل حسنہ عمل میں لائیں۔ باز نہ آئیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر مصلحتاً سختی و درشتی سے بھی کام لیں اور اُن کے ساتھ کھانا پینا اور شادی غمی کی شرکت بالکل بند کر دیں آجکل کے زمانہ میں احیاء شریعت کے لئے منصب علماء بڑی ضرورت اُس شئے کی ہے اور الحب فی اللہ والبغض فی اللہ اعظم بنیاد ایمان سے ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ موجودہ دور اسلام کے لئے انتہا درجہ کی غربت کا دور ہے۔ اس وقت ہزار نمازوں اور روزوں سے بڑھکر عبادت یہ ہے کہ شریعت کی کوئی ایک مٹی ہوئی نشانی بھی زندہ کر دی جائے۔ فی الحقیقت یہ کم از جہاد فی سبیل اللہ نہیں۔ زہے نصیب اُس بلند طالع کے جسکو احیاء شریعت کی توفیق بارگاہ الٰہی سے مرحمت فرمائے جائے۔

خطبات نور

اس سے پہلے الحکم میں اس کے متعلق ریویو نکل چکا ہے۔ ہماری جماعت میں ان خطبات کا عام رواج ہونا چاہئے۔ مجھے یہ معلوم کر کے کہ ابھی تک اس مفید اور مبارک کتاب کی بہت ہی تھوڑی کاپیاں نکلی ہیں سخت افسوس ہوا احباب کو مناسب ہے کہ ایسی مفید کتابوں کو کثرت کے ساتھ شائع کریں کیونکہ ان میں حق و حکمت کی باتیں ہیں جو لوگ قرآن کریم کے سمجھنے کا شوق رکھتے ہیں وہ ان خطبات کو ضرور پڑھیں انھیں ان میں ایک صراط مستقیم ملیگی۔ بابو عبد الحمید صاحب ایڈیٹر پٹیالہ سٹیٹ ریلوے لو لکھا سے درخواست کریں۔

آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا

مجھے اس امر کی ضرورت نہیں کہ یہ کتاب کیسی ہے۔ ہاں میں اتنا کہونگا کہ اس نے ایک ضرورت کو پورا کیا ہے جب تک الہامات مرزا کا جواب نہیں لکھا گیا ہماری جماعت کے لوگ نہایت تاکیدی خطوط لکھتے اور توجہ دلاتے تھے مگر اب جواب کے شائع ہونے پر وہ خاموش ہیں۔

یہ کتاب بکثرت سے مخالفین میں تقسیم کرنی چاہئے۔ اگر ہماری انجمنیں دس دس پندرہ پندرہ جلدیں لیکر اس کو شایع کرویں تو نہایت مفید کام تبلیغ سلسلہ کا ہو سکتا ہے جن دنوں یہ کتاب لکھی جا رہی تھی تو اکثر احباب دس دس جلدوں کیلئے لکھ رہے تھے چونکہ ان کی درخواستیں محفوظ نہیں رکھی گئیں اس لئے انھیں مناسب ہے کہ وہ دوبارہ اپنی درخواستیں میر قاسم علی کے نام دہلی بھیجدیں میں امید کرتا ہوں کہ مزید یا دوبارہ کی ضرورت نہ ہوگی اگر الحکم و بدر و میگزین و نور کے خریدار ایک ایک جلد لیکر مفت شائع کریں تو ہزار دو ہزار کی تعداد میں شائع ہو سکتی ہے